

ابتدائے عشق

بچوں کے لئے
دلچسپ غزلیں اور نظمیں

ڈاکٹر شہناز مرزا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



ابتدائے عشق

بچوں کے لئے دلچسپ غزلیں اور نظمیں

ڈاکٹر شہناز منزل

ناشر

ادب سرائے پہلی کیشنز
125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692
042-35947842

جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ ہیں

- کتاب۔ ابتدائے عشق
مصنفہ۔ ڈاکٹر شہناز منزل
کمپوزنگ۔ نقاش شبیر یافر
سرورق۔ محبوب اقبال
اشاعت۔ جنوری 2017

انتساب!

احمد فاروق خان

ایمان فاروق خان کے نام

میں سب کی ماں ہوں

ابتداء عشق ایک ماں کے دل کی آواز ہے۔ اور ایک دعا ہے جو ماں کے دل سے نکلتی ہے۔ عشق تماشا سے عشق کل تک میری کتابوں کی ایک سیریز تیار ہوگئی تو خیال آیا کہ عشق کل تکمیل کے مراحل میں ہے اور ابتداء عشق کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ ابتداء سے ہی انتہا تک پہنچا جاتا ہے۔

اور بچپن سے ہی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے تو جو کچھ بچوں کے حوالے سے لکھا تھا اُسے اکٹھا کیا تو ابتداء عشق وجود میں آگئی۔ اس کتاب کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا عشق مذہب سے ہے۔ دوسرا ماں سے عشق ہے۔ ماں ہی دین و دنیا سے روشناس کرواتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ پیارا اپنا وطن ہوتا ہے اپنی دھرتی ماں ہوتی ہے تو وطن سے محبت کی شاعری تیسرے حصے میں موجود ہے۔

تمام عشق ماں کے گرد ہی گھومتا ہے اللہ وہ ماں جو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے۔ ماں جو جنم دیتی ہے اور بچوں سے اتنی شدید محبت کرتی ہے کہ وہ عشق کی سرحدوں کو چھو لیتی ہے۔

وطن سے عشق، دھرتی ماں سے عشق ہے۔ بچوں کے اس شعری مجموعے میں

پانچ چھ سال سے لے کر تیرہ چودہ سال تک کی نظمیں اور غزلیں لکھی ہیں۔
میں ماں ہوں نا مجھے تو ہر عمر کے بچوں سے عشق ہے۔

ماں سمجھ کر پیار کرتے ہیں مجھے چھوٹے بڑے

پھیلتی جاتی ہے جنت پھر مرے قدموں تلے

اور مجھے ابتداء عشق تخلیق کر کے بے پایاں مسرت کا احساس ہو رہا ہے۔ اس
سے قبل بچوں کے لئے شاعری کی ایک کتاب کھلتی کلیاں مہکے پھول شائع ہو
چکی ہے۔ شکر گزار ہوں رب کریم کی اس نے یہ کام بھی مجھ سے کروالیا۔
اب بچے مجھے بتائیں گے کہ انہیں اس مکتب عشق سے کیا سبق ملا۔

محبّتوں کے ساتھ

ڈاکٹر شہناز منزل

چیئر پرسن، ادب سرائے انٹرنیشنل

مادر دبستان لاہور

125 ایف، ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692

معراج عشق

حمد

کروں کیسے تعریف اُسکی بیاں
 بنایا ہے جس نے یہ سارا جہاں
 اُسی نے بنایا ہے یہ آسماں
 اُسی نے سجایا ہے یہ گلستاں
 یہ جگنو پرندے کلی تتلیاں
 سب عظمت میں اسکی ہیں رطب لہساں
 دیا اُس نے جینے کا رستہ دکھا
 دیا اُس نے اُتی کو رہبر بنا
 نبیؐ جی نے ایسی ہے تعلیم دی
 کمی کب رہی ہے کسی چیز کی
 کریں شکر ہم اسکا کیسے ادا
 محمدؐ کی امت میں پیدا کیا

نعت

ہمیں اپنی جاں سے ہیں پیارے محمدؐ
 ہیں آنکھوں کے تارے ہمارے محمدؐ
 یہ کتنا بڑا اپنا اعزاز بھی ہے
 ہیں امت میں اُن کی ہمیں ناز بھی ہے
 خدا نے ہی بھیجے تھے سارے پیمبر
 مگر سب سے پیارے ہمارے پیمبرؐ
 نبی جی تھے تفسیر قرآن کی بھی
 حقیقت بتائی تھی انسان کی بھی
 ابھی تک جہاں میں ہے ان کا ہی چرچا
 ہے لب پہ مرے ورد اُن کا ہمیشہ
 درود و سلام و دعا بس یہی ہے
 محمدؐ سے میری وفا بس یہی ہے

ہادی ہے محمدؐ

ہادی ہے محمدؐ ترا رہبر ترا قرآن
 تو بھول گیا کس لئے اللہ کا فرمان
 اسلام کی کوئی بھی جھلک تجھ میں نہیں ہے
 غیرت نہ محبت نہ حمیت نہ وہ ایمان
 آنکھیں تجھے دکھائے نہ کیوں کفر جہاں میں
 دل میں تیرے ایمان کے جذبے کا ہے فقدان
 سنگینیء حالات کا اب ہے یہ تقاضا
 سر رکھ کے ہتھیلی پہ نکل آبر میدان
 وحدت کی قسم تجھ کو محبت کی قسم ہے
 دنیا کو دکھا نعرۂ تبخیر کی پھر شان
 پابند سلاسل تو ہے محدود نہیں ہے
 تو وہ ہے اتارا گیا جس کے لئے قرآن

چھا جائے نہ دنیا پہ کہیں کفر کی ظلمت
 کر چاک جگر اپنا دکھا قوتِ ایمان
 اقبال کے القاب پر للہ نظر کر
 اقبال تجھے کہتا ہے اللہ کی برہان
 شہناز شب و روز یہ کرتی ہے دعائیں
 مل جائے ہمیں دین کا ایمان کا عرفان



پہچان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

یہ دین ہے فطرت کا یہ فطرت کا ہے ایمان

اسلام کے مکتب سے اخوت کا سبق لے

لے درسِ محبت کا حمیت کا سبق لے

ہو جائے اگر جان سے اسلام پہ قربان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام کا پیغام ہے پیغامِ محمدؐ

اسلام حقیقت میں ہے انعامِ محمدؐ

اسلام ہی کرتا ہے عطا دولتِ عرفان

اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان

اسلام سے ملتا ہے فقط درسِ مساوات

اسلام سے ہیں روشن و تابندہ روایات

تاریخ پہ کر غور ذرا بے خبر انسان
 اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان
 کمزوروں کا احساس غریبوں کی محبت
 اسلام کی نظروں میں یہ ہے ایک عبادت
 اس جذبے کا ہے دل میں ترے کس لیے فقدان
 اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان
 محتاج و غنی شاہ و گدا ایک ہی صف میں
 کہتے ہیں نماز اپنی ادا ایک ہی صف میں
 ہے اپنی نظیر آپ مساوات کی یہ شان
 اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان
 اللہ کے ارشاد کا ہوتا ہے جہاں پاس
 دل جس کا محمدؐ کی محبت کا ہو عکاس
 لاریب ہے اس شخص کا اللہ نگہبان
 اسلام کا بندہ ہے تو اسلام کو پہچان



قرآن

قرآن کے تئیں سپارے ہیں
پڑھتے مسلمان سارے ہیں
فاتحہ پہلی سورت ہے
یہ انساں کی ضرورت ہے
آخری سورت ہے والناس
اسکو ہمیشہ رکھو پاس
چھوٹی سورت کوثر ہے
یہ سب کو ہی ازبر ہے
سورت بڑی ہے البقرہ
بھٹکا نہیں جس نے پکڑا

یٰسین ہے روح قرآن
صلیٰ علیٰ کا ہے فرمان
الرحمن سے پاؤں شفاء
یہ ہے رستہ سیدھا سا
قرآن ایک ہدایت ہے
یہ مولا کی عنایت ہے



نمازوں کے نام

ہے	بچہ	اچھا	بھی	جو
ہے	چلتا	پر	خدا	حکم
ہے	اٹھتا	کے	تڑکے	نور
ہے	کرتا	وہ	ادا	فجر
ہے	جاتا	وہ	اسکول	پھر
ہے	آتا	واپس	کو	ظہر
ہے	جاتا	سو	ہے	کھاتا



بیٹا	ہیں	کہتی	ماما
جا	مسجد	ہے	عصر
ہے	باری	اب	پڑھنے کی

مغرب کی تیاری ہے
ورد خدا کا جاری ہے
سب کو عشاء تو پیاری ہے
جو بھی عبادت کرتا ہے
رب سے ہمیشہ ڈرتا ہے



نمازیں

فجر نماز تو نور ہے ساری
ظہر ہی بس دولت ہے ہماری
عصر میں صحت اور شفاء ہے
مغرب رحمت کی تیاری
پڑھ کر عشاء جو سو جاتا ہے
فضل و کرم ہے اُس پہ جاری



رمضان المبارک

رمضان رحمتوں سے
 بھرپور اک مہینہ
 دن میں نہیں ہے کھانا
 پانی نہیں ہے پینا
 مولا سے ڈرتے رہنا
 ہر عیب چھوڑ دینا
 پڑھنا نمازیں ساری
 تم سیکھ لو گے جینا
 سحری بھی اس میں آئی
 افطار بھی ہے کھائی

تم نے تو اس مہینے
کر لی بہت کمائی
جس نے بھی رکھے روزے
ہے عید اسکی ، بھائی



عید الفطر

ہم سب اچھے بچے ہیں
 روزے سارے رکھے ہیں
 عید کا چاند نکل آیا
 سب کے لیے خوشیاں لایا
 کپڑے نئے سلوائے ہیں
 جوتے بھی ہم لائے ہیں
 ☆

ابو ماموں اور بھیا
 مسجد میں پھر جائیں گے
 گھر میں واپس آ کر سب
 شیر سویاں کھائیں گے

بہنا مہندی لگائے گی
 سب کے دل کو بھائے گی
 پائل کنگن پہن کے وہ
 چھم چھم کرتی جائے گی

ماما آج نہ ڈانٹیں گی
 عیدی سب کو بانٹیں گی



گنتی

ایک دو تین
 آؤ بجائیں بین
 ایک کے آگے دو ہے
 یہ ہندسوں کا شو ہے
 چار کے آگے پانچ
 سانچ نہ پائے آنچ
 پانچ کے آگے چھ ہے
 وقت کا ساتھی یہ ہے
 سات کے آگے آٹھ
 خوب ہیں اس کے ٹھاٹھ
 آٹھ کے آگے نو ہے
 یہ گنتی کی رو ہے
 نو کے آگے دس ہے
 گنتی یہاں پر بس ہے



حروف تہجی

ابو الف کی شان
 ب سے باجی جان
 پ ت ٹ ٹ دیکھو بچو
 جیسے ایک کمان
 ج چ ح خ ایک طرح کے
 ایک ان کی پہچان
 د ڈ ذ بھلے لگتے ہیں
 لفظوں کا ہیں مان
 ر ژ ز ژ سیکھ گئے ہو
 آگے بڑھو نادان
 س ش ص ض ایک ہی جیسا
 دیتے ہم کو دھیان

ط ظ ع غ ف ق ک گ
 حرفوں کا ہیں گمان
 ل م ن و ء آئے
 بڑھ گئی اپنی شان
 ی ے دوڑے آئے
 حرف ہیں پورے جان



گھڑی

ہندسے ہوتے گھڑی کے بارہ
 وقت کا ہیں یہ ایک شمارہ
 میکانل میٹم اور گویاں
 دیکھو اس میں ہیں دو سوئیاں
 گھنٹے سوئی بڑی دکھاتی ہے
 تو چھوٹی منٹ بتاتی ہے
 اک سوئی تو چلتی جائے
 سیکنڈوں کا کام بتائے
 سوئی بڑی ہندسے پر آئے
 پانچ منٹ آگے بڑھ جائے
 ہندسہ گھڑی نے سب کو بھایا
 دنیا نے اس کو اپنایا
 پہلی گھڑی کی شان ہے اپنی
 پُرکھوں کی پہچان ہے اپنی



صاحبِ شمشیر

ہاتھ میں شمشیر ہے تو صاحبِ شمشیر ہے
 دیکھ کر حالات دنیا کس لئے دل گیر ہے
 باندھ کر سر پر کفن آ کارزار دھر میں
 کارواں سالار تیرا نعرۂ تکبیر ہے
 مذہبِ اسلام کے احکام کو ایمان بنا
 مذہبِ اسلام ہی قرآن کی تفسیر ہے
 کوئی دشمن بھی تجھے تسخیر کر سکتا نہیں
 تو خدا کے فضل سے ناقابلِ تسخیر ہے
 کوئی ظلمت تیرا رستہ روک سکتی ہی نہیں
 دل میں تیرے موجزن ایمان کی تنویر ہے



انسانیت

دور نوی کا پیار سے رشتہ ہی کٹ گیا
 ہر شخص اپنی ذات کے اندر سمٹ گیا
 ذرے میں آفتاب کی دیکھے گا جھلکیاں
 پردہ تیری نگاہ سے جس وقت ہٹ گیا
 حیران ہوں کہ جذبہ وحدت کو بھول کر
 کیوں فرقہ بندیوں میں مسلمان بٹ گیا
 اپنے وجود میں ترا آیا نظر وجود
 میں والہانہ سائے سے اپنے لپٹ گیا
 اشکوں میں ڈھل گیا دل بیتاب ٹوٹ کر
 اک چوٹ ہی سے آئینہ ٹکڑوں میں بٹ گیا۔



تائید

اللہ بدلتا ہے اُسی قوم کی تقدیر
تقدیر سے خائف نہیں جس قوم کی تدبیر
انسان اگر ڈر کے مصائب سے نہ گھبرائے
تقدیر بھی تدبیر کے پھر سامنے جھک جائے
گھبرا کے جو ہمت کبھی انساں نہ ہارے
بن جاتے ہیں محدود مقدر کے ستارے
جینے کا اگر ولولہ ہو عزم جواں ہو
دوزخ نہ ہو دنیا کبھی جنت کا نشاں ہو
جس قوم کی گفتار ہو کردار کی تصویر
حاصل اسے ہوتی ہے دعاؤں میں بھی تاثیر
باطل کی جو بے خوف کیا کرتے ہیں تردید
ملتی ہے انہیں قوموں کو اللہ کی تائید



مشورہ

مرد آہن کی طرح کر زندگی اپنی بسر
تجھ سے ہر ٹکرانے والا پاش پاش آئے نظر
کوئی بھی آئے مصیبت ضبط کا دامن نہ چھوڑ
مسکرا کر آ مقابل خوف کھا کر منہ نہ موڑ
کام لے ہمت سے اپنے حوصلوں کو رکھ بلند
آسمانوں پر تری فکر و نظر کی ہو کمند
آسرا درکار ہے تو لے خدا کا آسرا
مشکلوں میں کام آئے گا یہی جذبہ ترا
زندگانی کر بسر خوفِ خدا کے سائے میں
کام جو کرنا ہے کر خوفِ خدا کے سائے میں



جادۂ عرفاں

اندازہ طوفان ہو نہ سکے
تو درد کا درماں کیسے ہو
آگاہ نہیں اپنے سے بشر
طے جادۂ عرفاں کیسے ہو

سودا ہے سما یا مغرب کا
اقدار ہیں اپنی کھو بیٹھے
احساسِ زیاں جب مٹ جائے
انساں پشیمان کیسے ہو
پُرکھوں نے گنوا کر جاں اپنی
مضبوط فصیلیں دیں تم کو
حق سمجھا تم نے ہر شے پر
اندازۂ احساں کیسے ہو



راہ جنوں

تجھے فکر و عمل سے اک نئی دنیا بسانا ہے
 خرد کو چھوڑ کر راہ جنوں کو آزمانا ہے
 رہ تعمیر میں بچنا ہے اب تخریب کاروں سے
 فراست سے تجھے تخریب کاروں کو مٹانا ہے
 جہاں سے کفر کو کرنا ہے ایسے درہم و برہم
 تو مومن ہے تجھے اب شان مومن کی دکھانا ہے
 تجھے ہر ظلم کی دیوار کو مسمار کرنا ہے
 جو تیری راہ میں آئے وہ ہر پتھر ہٹانا ہے
 بری نظروں سے دیکھے گر کوئی تیرے دشمن کو
 بدل کر روپ بجلی کا نشان اس کا مٹانا ہے
 تو خود میں ہے خودی سے اپنی ہو آگاہ اے ناداں
 خودی کا تجھ کو یہ پیغام دنیا کو سنانا ہے

نہ آنے پائے تیرے پائے استقلال میں لغزش
تو ہے دیوار سیسے کی جہاں کو یہ دکھانا ہے
تیرا کردار گر قرآن کے سانچے میں ڈھل جائے
تضع سے تری دنیا حقیقت میں بدل جائے



تندی باد مخالف

تندی باد مخالف سے نہ ہرگز خوف کھا
 آندھیوں پر طنز کر اور بجلیوں پر مسکرا
 کار زارِ زندگی میں کر بسرِ مردانہ وار
 یورشِ آلامِ دنیا کو نہ تو خاطر میں لا
 رہ گزارِ زندگی میں بیکراں ہیں ظلمتیں
 سینہِ ظلمت سے تجھ کو اخذ کرنا ہے ضیاء
 منزلیں آئیں گی تیرے خیرِ مقدم کے لیے
 راہِ وفا شمعیں عزائم کی جلا
 چاند تاروں کے جہاں تسخیر کرنا ہیں تجھے
 کامیابی کے لیے علم و ہنر کے پر لگا
 ڈال کر تاریخِ ماضی پر تفکر کی نظر
 معجزہ اجداد کے کردار کا سب کو دکھا
 اس جہاں کی رہنمائی زیب دیتی ہے تجھے

راہ دکھانا جہاں کو آج بن کر رہنما
پھول بن جائیں گے کانٹے تیری راہ شوق میں
جب خلوصِ دل سے تیرے لب پہ آئے گی دعا
غم نہ کر شہناز کوئی زندگی کی راہ میں
تیرا حامی ہے محمدؐ تیرا ناصر ہے خدا



اپنی امی کے لئے

وہ جلتی دھوپ میں اک سائبان جیسی تھی
 زمیں پہ رہ کے بھی اک آسمان جیسی تھی
 عجیب مٹی سے اُس کا خمیر اٹھا تھا
 یقین جانیئے رب کے گُمان جیسی تھی
 فضا ئیں آج بھی خوشبو سے اُس کی مہکی ہیں
 گلاب بیلا چنبیلی ریحان جیسی تھی



ماں

عظمت کو سمجھو ماں کی بچو مرے نادانو
 یہ روپ خدا کا ہے اس کو ذرا پہچانو
 اک جان کو لانے میں جاں اپنی گنوا تی ہے
 دنیا کو محبت کی توقیر بتاتی ہے
 کوئی نہ اس کے جیسا دنیا میں ہوا پیدا
 کونہ اس کے جیسا چاہت سے بھرا دیکھا
 ہاتھوں سے کھلاتی ہے وہ چلنا سکھاتی ہے
 گندے بھی اُتر ہوں تو گودی میں سلاتی ہے
 قربان سکھ ہمیشہ بچوں پر ماں ہے کرتی
 دامن ہمیشہ اُن کا خوشیوں سے ماں ہے بھرتی
 ہو کے نہال اُن کو پروان چڑھتا دیکھے
 قربان صدقے ہو کے وہ آگے بڑھتا دیکھے
 جوڑا تلاش کر کے گھر اُن کا وہ بسائے
 جیون گزارنے کا ڈھنگ ماں ہی تو سکھائے
 تم دے سکو گے قرضہ کب ماں کی چاہتوں کا
 واجب ہے تم پر قرضہ ماں کی ریاضتوں کا

ماں رب کا روپ ہے تم یہ بات یاد رکھنا
 اچھا ہو یا برا ہو اُس کو نہ کچھ کہنا
 ہنس کر ہمیشہ بچو ماؤں کی بات سہنا
 گر چاہتے ہو رحمت کے پھول یاں پہ چننا
 خدمت کرو گے تو پاؤ گے دعائیں
 گر ماں کو دو گے دکھ تو پاؤ گے تم سزائیں
 ماں محترم اس کا بس احترام کرنا
 غصہ جو آئے اس پر تو اپنے رب سے ڈرنا
 بس دیکھنا ماؤں کو اک نظر محبت سے
 اللہ بھی دیکھے گا تم کو بڑی چاہت سے



ماں

میں ماں ہوں آج کہنا ہے کبھی کچھ برملا مجھ کو
 نظر آئے نہ دھرتی ماں یہ کوئی کر بلا مجھ کو
 بہت مدت ہوئی اک آزمائش تم پہ گذری تھی
 جلا کر کشتیاں منزل کی تم نے جستجو کی تھی
 چراغ جاں ہتھیلی پر جلا کر آگے بڑھتے تھے
 کفن پہنا کر اپنی لاش کو باہر نکلتے تھے
 تمہارے باپ نے اور ماں نے خواہش کو روندنا
 بنا کر گھر تمہارا تم کو پاکستان سوچا تھا
 تمہیں جہد مسلسل کے لئے بخشا تھا یہ جادہ
 وفا کرتا ہے کس حد تک سکوں یا بی کا تو وعدہ
 وہی اے نا خدا اب تک رہے ہیں تجھ کو حیرت سے
 تری جانب نگاہیں اٹھ رہی کتنی حسرت ہے
 تو کیسا ناخدا ہے تو ہی ہمت توڑ بیٹھا ہے
 تلاطم خیز موجوں میں سفینہ چھوڑ بیٹھا ہے
 میں ماں ہوں میں تجھے پیچھے کبھی ہٹنے نہیں دوں گی
 تو شاہیں ہے ترے بازو کبھی کلنے نہیں دوں گی
 میری ممتا کا جذبہ ہی تجھے اونچا اڑائے گا

تو ضربِ غضب کا واحد امیں ہے یہ بتائے گا
ڈھلتی آگِ ایماں کی زمانے کو دکھائے گا
یقیناً تو ہی بیڑے کو تباہی سے بچائے گا
اٹھا کے اپنا پرچم آگے آگے بڑھتا جائے گا
دھنک رنگوں سے اپنی ماں کی چڑی کو سجانے
دیا قائد نے پاکستان دنیا کو بتائے گا



ماں

ماں رحمت ہے نعمت ہے
 قدموں نیچے جنت ہے
 ماں سے جو کرتا ہے محبت
 اس پر ہو جاتی ہے رحمت
 ماں پہچان ہے رشتوں کی
 سچے مخلص جذبوں کی
 جس کو ماں کا پیار ملا
 خوشیوں کا سنسار ملا
 میری ہے مولا سے دعا
 عمر ہو لمبی اسکو عطا



ماں کا رتبہ

چھوٹا سا اک بچہ ہوں میں
 باتیں بھی چھوٹی ہیں میری
 کرنا چاہوں ایک وضاحت
 بتلاؤں میں ایک حقیقت
 مسجد مندر ماں ہوتی ہے
 پیار سمندر ماں ہوتی ہے
 اک سرمایہ ماں ہوتی ہے
 ٹھنڈی چھایا ماں ہوتی ہے
 خود دکھ سہہ کر سکھ دیتی ہے
 حق کہتی ہے سچ کہتی ہے
 ڈھال کی صورت وہ رہتی ہے
 سب کچھ خود ہی وہ سہتی ہے





ماں سمجھ کر پیار کرتے ہیں مجھے چھوٹے بڑے
بھیلتی جاتی ہے جنت پھر مرے قدموں تلے



اما کہہ کر جس نے بھی مجھ کو پکارا پیار سے
آگئی اک اور جنت پھر مرے قدموں تلے



بچے ہیں تیرے سارے ہم سر کو جھکاتے ہیں
ہر لحظہ ماں جی تیرا احسان اٹھاتے ہیں
اب سائیہ فگن تجھ پر اللہ کی رحمت ہو
دیتے ہیں سب سلامی ہم تیری محبت کو



پاکستان

تم ہو جانِ پاکستان
 تم ہو آں پاکستان
 قائد اعظم کی دانائی
 ملتِ مسلم کے کام آئی
 وحدت نے اعجاز دکھایا
 تم نے پاکستان بنایا
 تم ہو شانِ پاکستان
 تم ہو جانِ پاکستان

قوم نے ہنس کر دی قربانی
 کام کیا ایسا لاثانی
 جنت ایسے قریے چھوڑے
 لاکھ ستم دشمن نے توڑے
 کیا کیا جانیں کیں قربان
 تم ہو شانِ پاکستان

سندھی اور بلوچستانی
 پنجابی اور کوہستانی
 قوموں اور صوبوں کے جھگڑے
 اٹے منصوبوں کے جھگڑے
 کر گئے ملت کا نقصان
 تم ہو جانِ پاکستان

فطرت کے منشور کو دیکھو
 قرانی دستور کو دیکھو
 منزل قدموں میں آئے گی
 دنیا جنت بن جائے گی
 خوش ہو گا تم پر رحمان
 تم ہو جانِ پاکستان

اک پرچم کے نیچے آو
شانِ اُخوت کی دکھلاؤ
ایک خدا اور ایک رسول
یہ کیوں تم بیٹھے ہو بھول
ایک تمہارا ہے قرآن
تم ہو شانِ پاکستان



قائد اعظم

ملتِ بیضاء کی عظمت کا نشان بن کر رہا
 وہ رہا جب تک زمیں پر آسماں بن کر رہا
 ناتواں تھا جسم لیکن عزم تھے اس کے بلند
 دشمنوں کی راہ کا سنگِ گراں بن کر رہا
 کھا رہی تھی قوم راہِ زندگی میں ٹھو کریں
 راہرواں بے اماں کی وہ اماں بن کر رہا
 کارواںِ گم کر دہ منزل تھا فضا تاریک تھی
 رہ نمائی کے لئے وہ شعِ ساں بن کر رہا
 دشمنوں کو دانش و حکمت سے دی اس نے شکست
 زندگی بھر قوم کا وہ مہرباں بن کر رہا
 دشمنی کی دھوپ کی شدت قیامت خیز تھی
 منزلِ فکر و عمل میں سائباں بن کر رہا

قوم کے مردہ دلوں میں اس نے بھر دیں بجلیاں
شوکتِ اسلاف کا وہ ترجمان بن کر رہا
ملکِ پاکستان اس کی کوششوں کا ہے ثمر
فکر سے اس کی یہ نقشِ جادواں بن کر رہا
قائدِ اعظم جسے شہناز کہتا ہے جہاں
عالم ہستی میں جانِ داستاں بن کر رہا



پاکستان

ملک بچا لے تو رحمان
 ماں کی دعا کا رکھ لے مان
 انا کا اٹھا ہے جو طوفان
 ڈوب رہا ہے پاکستان
 سرمایہ ہے قوم کے بچو
 عزت عظمت اور ایمان
 بڑھ کر اس کی مٹی چومو
 یہ ہی تمہاری ہے پہچان
 تم اس کے ناموس کی خاطر
 کر دو اپنی جاں قربان
 دم سے تمہارے ہے قائم
 اپنا پیارا پاکستان



سانحہ پشاور کے لئے

طلسمِ جہل پھیلا دہر میں پھر تیرگی چھائی
ہوئی پھر قوم نابینا جسے بخش تھی بینائی

کہا اللہ اکبر بھون ڈالے قوم کے بچے
شعورِ آدمیت کھو گیا کیسی گھڑی آئی

ہلا نہ عرش تیرا اس قدر معصوم چیخوں سے
فرشتے کیوں نہیں اترے کہ وہ کرتے مسیحا ئی





ہے ملک کو تم سے پیار بہت
ہر زخم کو اپنے چھپا لو تم

یہ پرچم گرنے مت دینا
ہاتھوں میں اس کو اٹھا لو تم

یہ پاکستان تمہارا ہے
عزت کو اس کی سنبھالو تم





طوفاں کی موجوں میں موتی تلاشنے ہیں
اب شازک ہم بھی نگے یا وہیل ہم کو کھائے

عادی تماش ہیں ہیں کیسے سمجھ میں آئے
نادانیوں سے اب تک بازو کئی گنوائے

منزل سے روشنی نے ہم کو بہت پکارا
منزل کے سارے رستے خود آپ نے مٹائے





عظمت کو بھلا انکی سمجھا ہے یہاں کس نے
بس ایک مسیحا کا کردار کیا اس نے

اک جان بچانے میں جاں اپنی گنوا دی ہے
دنیا کو محبت کی توقیر بتا دی ہے

اب سایہ فگن تجھ پہ اللہ کی رحمت ہو
دیتے ہیں سلامی بس ہم تیری محبت کو





عمل ردِ عمل میں کھو گیا ہے

یہ میری قوم کو کیا ہو گیا ہے

۴۰

ہر اک پہچان مٹ کر رہ گئی ہے

تفرقہ بیچ کیسے ہو گیا ہے

زمین ظلمت کدہ کیوں بن گئی ہے

سو یروں کا خدا کیا سو گیا ہے





دل خون کے آنسو روتا ہے
اس ملک کو جب کچھ ہوتا ہے

خود جس کو ہے تعمیر کیا
نادان اسے کیوں کھوتا ہے

ہے پیار محبت شان تری
نفرت کا بیج کیوں بوتا ہے





کچھ اور بھی چکر چلنا ہے
آنکھیں دشمن نے بدلنا ہے

یہ بستی ہے حیوانوں کی
انسان کو آگے بڑھنا ہے

گھس آئے لٹیر، گھر میں ہیں
اٹھ باندھ کمر کچھ کرنا ہے

رب ساتھ ہے تیرے غم نہ کر
بے خوف و خطر اب لڑنا ہے

جب ضد اپنی سب چھوڑیں گے
اس آفت نے تب ٹلنا ہے





ختم کر دو ہر اک آواز کو تقریر کو اب
کون آئے گا ہلانے گری زنجیر کو اب

وقت کے پاس نہ چہرہ ہے نہ احساس نہ دل
اپنے چہرے سے مٹا کرب کی تحریر کو اب

میرے قائد مرے محسن ترے ممنون ہیں ہم
مل کے دیتے ہیں سلامی تری تصویر کو اب

ہاتھ میں تھامے ہوئے کاسہ زمانہ گزرا
اک پد بیضا بدل ڈالے گا تقدیر کو اب

تیرگی چھٹ نہ سکی بڑھتی رہی بے چینی
روشنی دیدے ذرا اس دل گھمبیر کو اب



قطعات

تیرگی نے روشنی کی عادتیں ہی چھین لیں
 سامنا کب چڑھتے سورج کا بھی کر پاؤں گی میں
 آئینے سے خوف سا آنے لگا ہے اب مجھے
 اپنا چہرہ دیکھ کر خود سے ہی ڈر جاؤں گی میں



ساحل پہ کبھی اپنا سفینہ نہیں آیا
 کشتی کو بدلنے کا قرینہ نہیں آیا
 دانش کی کمی ہے نہ وسائل کی کمی ہے
 بس قوم کو میری کبھی جینا نہیں آیا



گر خلاؤں میں بھی سیاست ہو
 اور زیرِ زمین دھرنے ہوں
 کچھ دعائیں نہ کام کر پائیں
 پھر بتاؤ نا ہم کدھر جائیں



خودی کو بیچ کر غیروں کے ہاتھوں
تباہی کے کنارے آ گئے ہیں
لیا کشکول جب سے ہاتھ میں ہے
نظر دن میں ستارے آ گئے ہیں



جس کو بھی دیکھو اپنا دکھڑا سنا رہا ہے
اور آسمان ان پر آنسو بہا رہا ہے
چھاجوں برستے مینہ سے نہ بجھ سکے الاؤ
مانگو معافی خالق غصے میں آ رہا ہے



ہے گتھی ایسی اب ابھی کہ سلجھائی نہیں جاتی
فقیمان وطن سے راہ دکھلائی نہیں جاتی
مداری آپ حیراں ہیں تماشہ کس طرف موڑیں
بجا کے ڈگڈگی تو بات سمجھائی نہیں جاتی



یہ تیرے سادہ لوح بندے
اٹھا کر ہاتھ کہتے ہیں
تو ہی رحمن ہے آقا
تجھے آواز دیتے ہیں



سحر کے سب ہی اب تو منتظر ہیں
یہ بڑھتی تیرگی ڈسنے لگی ہے
دکھا دے راستہ اب منزلوں کا
یہ دنیا ہم پہ اب ہنسنے لگی ہے



اک نظم سے اور عزم سے ہر کام کو کرنا
الزام کسی اور پہ مت جرم کا دھرنا
رب ہے ہمارے ساتھ ہمیں اس کا یقین ہے
کمزور سمجھ کر مجھے آگے نہیں بڑھنا



ہو گیا کیا؟ کیا دکھائی دیتا ہے
 سارا عالم دکھائی دیتا ہے
 آنچ آئے گی نہ وطن پہ مرے
 دل مرا یہ گواہی دیتا ہے



انا کی دوڑ میں کوئی کہیں پیچھے نہ رہ جائے
 نہیں یہ شانِ ایمانی کوئی ان کو تو سمجھائے
 مرے قائد کی آنکھوں میں یہ کس نے بھر دیے آنسو
 کرو سب مسئلے کو حل کہ پاکستان رہ جائے



ایک احساسِ زیاں دل میں اترتے دیکھا
 ہم نے نفرت کو محبت میں پلتے دیکھا
 مجھ سے مت پوچھ کہ احساس کی حدت کیا ہے
 تو نے سائے کو کبھی دھوپ میں جلتے دیکھا



متفرق اشعار



جمہوریت ہے سیاست ہے اور دھرنے ہیں
جواب کوئی یہاں کب ملے گا نادانو



پھنسے ہوئے ہیں لوگ بیچ دلدل میں
پکارنے پہ کوئی بھی نکالتا کب ہے



چھوٹے بچوں نے بات سمجھا دی
سب بڑے مل کے نہ سمجھ پائے



روشنی تیرے دل سے نکلی تو
پھر اندھیرے مٹا سکے گی وہ



اجنبی اپنے ہی وطن میں ہیں
ہم سا مظلوم اور ہو گا کون



آؤ مل بیٹھتے ہیں ہم دونوں
کوئی رستہ نکال ہی لیں گے



محبت کھو کے تم نے سیکھ لی ہے
محبت میں چھپی سچی خوشی ہے



اکثر ہی غم کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں آنسو
غم کا مرے کسی سے یہ چرچا نہیں کرتے



رو کے دل اپنا تو ہلکا کر لیں
قوم کو کس طرح سکوں دیں گے



روشنی بانٹ کر وہ اندھوں میں
پچھے پردے کے چھپ گیا ہے کیا

ڈاکٹر شہناز مزمل کا ادبی سفر

مطبوعہ شعری کتب	مطبوعہ نثری کتب
ابتدا عشق	کتابیات اقبال
عشق تماشا	کتابیات مقالہ جات
عشق سمندر	لاہوریوں کا شہر لاہور
عشق مسافت	فروع مطالعہ کے بنیادی کردار
عشق مسلسل	عکس خیال
عشق دادیوا	دوستی کا سفر (سفر نامہ)
عشق دا بھانہ	نماز (بچوں کیلئے)
عشق گل	زیر طبع کتب
انتہائے عشق	قرآن پاک کا منظوم مفہوم
نور گل	کلیات شہناز مزمل (غزل)
جادہ عرفاں	کلیات شہناز مزمل (نظم)
بعد تیرے	کلیات عشق
قرض وفا	سفر عشق - سفر نامہ مکہ المکرمہ، مدینہ المنورہ - ریاض
میرے خواب ادھورے ہیں	اجلاکون میلا کون - کالموں کا مجموعہ
موم کے سائبان	بریف کس - کہانیاں
عکس دیوار پر تصویر	شہناز مزمل پر لکھے گئے تحقیقی مقالہ جات
جرات اظہار	شہناز مزمل شخصیت اور اور فن (مقالہ - ایم اے)
جذب و حروف	صدف رائی - بہاولپور یونیورسٹی
پیام نو	شہناز مزمل کی مذہبی شاعری (مقالہ - ایم اے)
شہناز مزمل کے منتخب اشعار	مقدس ستار - اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی
کھلتی کلیاں مہکتے پھول	شہناز مزمل کے سفر نامے دوستی کے سفر کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ)
Ten Poets of Today	ثنا خاور - گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد لاہور
قرآن پاک کا منظوم مفہوم	شہناز مزمل کی اردو غزل اور نظم کا فکری و فنی مطالعہ (مقالہ ایم فل)
30 واں پارہ غم تیسرا لون	حنان نعمان - منہاج یونیورسٹی لاہور



وہ جلتی دھوپ میں اک سائبان جیسی تھی
زمیں پہ رہ کے بھی اک آسمان جیسی تھی
ڈاکٹر شہناز مرمل

